روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۴

فون ۳۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر [illegible] 25 صفر 1416ھ 24 وفا 1374ھش 24 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا کے لئے انسان کو اپنے خیال اور دل کو ٹٹولنا چاہئے کہ آیا اس کا میلان دنیا کی طرف ہے یا دین کی طرف یعنی کثرت سے وہ دعائیں دنیاوی آسائش کے لئے ہیں یا دین کی خدمت کے لئے۔ پس اگر معلوم ہو کہ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے اسے دنیاوی افکار ہی لاحق ہیں اور دین مقصود نہیں تو اسے اپنی حالت پر رونا چاہئے۔ بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ کمر باندھ کر حصول دنیا کے لئے مجاہدے اور ریاضتیں کرتے ہیں۔ دعائیں بھی مانگتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طرح طرح کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ بعض مجنون ہو جاتے ہیں۔ لیکن سب کچھ دین کے لئے ہو تو خدا تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہ کرے۔ قول اور عمل کی مثال دانہ کی ہے۔ اگر کسی کو ایک دانہ دیا جاوے اور وہ اسے لے جا کر رکھ چھوڑے اور استعمال نہ کرے تو آخر اسے پڑے پڑے گھن لگ جاوے گا۔ ایسے ہی اگر قول ہو اور اس پر عمل نہ ہو تو آہستہ آہستہ وہ قول بھی نہ رہے گا۔ اس لئے اعمال کی طرف سبقت کرنی چاہئے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 91)

آرام کی زندگی وہ ہے جو حصول مقصد زندگی میں گذرے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کے لئے اس دنیا میں بہت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور اسی وجہ سے انسانی زندگی کا مطالعہ کرنے والوں نے ضرب المثل کے طور پر نتیجہ نکالا ہے کہ انسانی زندگی کوئی پھولوں کا بستر نہیں۔ بلکہ یہ ایک محنت اور کوشش کا زمانہ ہے۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ انہیں ایسی زندگی ملے جو غموں سے خالی ہو۔ وہ نادان ہیں۔ کیونکہ غموں اور فکروں سے خالی وہی زندگی ہو سکتی ہے۔ جو جہالت اور نادانی کی زندگی ہو۔ ورنہ دو صورتوں میں سے ایک صورت ضرور ہے۔ یا تو دنیاوی معاملات کی الجھن لگی ہوگی۔ یا دینی کاموں کا خیال ہوگا۔ بالفاظ دیگر یا تو ایک انسان خدا سے غافل اور ہر طرف اس کے دنیا ہی دنیا ہوگی۔ ایسا شخص دنیا کی ترقی میں لگا ہوگا۔ اس صورت میں بھی زندگی امن سے نہیں گزر سکتی کیونکہ عزت و رتبہ بغیر محنت اور جدوجہد کے حاصل نہیں ہوتا۔ اور پھر جس کو دنیا میں کوئی رتبہ اور عزت حاصل ہو گئی ہو۔ اس کے لئے بھی ضرورت ہے۔ کہ اس کے قیام کے لئے محنت و فکر سے کام لے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک شخص دنیا کو ہیچ سمجھتا ہو۔ اور وہ خدا ہی کے لئے ہو گیا ہو۔ تب بھی اس کو وہ آرام میسر نہیں آئے گا۔ جس کو جاہل لوگ آرام خیال کرتے ہیں۔ اسے اپنے نفس سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اپنی خواہشات کو دبانا پڑتا ہے۔ دشمنوں کی شرارتوں اور تکلیفوں کو اٹھانا پڑتا۔ اور پھر اس کو یہی فکر دامنگیر رہتی ہے۔ کہ دیکھئے موت کس وقت آئے۔ اور مجھے کس حال میں پائے۔ جب وہ ایک مقام پر پہنچتا ہے۔ تو اس کو یہی فکر رہتی ہے کہ یہ مقام قائم رہے۔ اور اس سے اگلا حاصل ہو۔ پس جس طرح ایک دنیا دار کے لئے فکر ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک اہل اللہ کے لئے بھی فکر ہوتی ہے۔ دونوں صورتوں میں وہ زندگی جس کو لوگ آرام کی زندگی خیال کرتے ہیں۔ نہیں ملتی۔ وہ زندگی آرام کی زندگی نہیں بلکہ جہالت اور بے ہوشی کی

باقی صفحہ 7 پر

ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعا کا تھا وہ ادا کیا ہے یا نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یو کے۔ کے موقعہ پر

احمدیہ ٹیلی ویژن کی خصوصی نشریات

(☆ نشان شدہ پروگرام براہ راست نشر ہونگے)

جمعہ 28-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

- 4:00 جلسہ سالانہ کے کارکنان سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب
- 5-30 ☆ خطبہ
- 7-15 ☆ لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب
- 7-30 ☆ تلاوت و نظم
- 8-00 ☆ افتتاحی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

ہفتہ 29 جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

- 3-30 ☆ تلاوت و نظم
- خواتین سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب
- 6-00 دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے ڈیلیگیشنز کے انٹرویوز اور جلسہ سالانہ کی جھلکیاں

اتوار 30 جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

- 3-30 ☆ تلاوت و نظم
- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بین الاقوامی مجلس عرفان
- 5-00 ☆ عالمی بیعت
- 6-30 جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب (ریکارڈنگ)

سوموار 31 جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

- 4-30 جلسہ سالانہ کے تیسرے دن حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب (ریکارڈنگ)
- 7-00 افریقن ڈیلیگیشنز کے انٹرویوز
- 8-00 قصیدہ
- 8-15 عرب ڈیلیگیشنز کے انٹرویوز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے
24- وفا 1374 ھش 24 - جولائی 1995ء

عبادت - تعلق باللہ

عبادت خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور عبادت ہی سے اس تعلق کو استحکام حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے وہ اس کے وجود میں بھی ایمان لاتا ہے اور اس کی قدرتوں پر بھی' اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی عبادت میں اتنا منہمک ہو جاتا ہے کہ اسے خدا تعالیٰ ہی خدا تعالیٰ نظر آتا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جسے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا کہہ سکتے ہیں۔ باقی ساری دنیا ایک پرکاہ سے بھی کم ہو جائے اور انسان کے لئے اس کی زندگی کو سنبھالنے اور سنوارنے والی ذات صرف خدا تعالیٰ ہی نظر آئے۔ جب یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ خود انسان کا والی ہو جاتا ہے۔ اسے دکھوں سے محفوظ رکھتا ہے اس کے لئے سکھ کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اپنی طرف سے اسے ایسی عزت دیتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں بھی اس کی عزت پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ وہ اپنے آپ کو چھپائے رکھنے کی کوشش کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے ظاہر کر دیتا ہے اور لوگ اس کی طرف دوڑنے لگتے ہیں۔ اس سے پیار کرتے ہیں اور اس کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں رکھتے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ ان کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ان کو سکھ پہنچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ان کو لوگوں کی طرف سے ملنے والی ذلت سے بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ وہ دنیا میں برے ناموں سے یاد کئے جاتے ہیں اور ان سے کوئی شخص محبت کا سلوک نہیں کرتا۔ محبت جس میں ایمان اور اخلاص شامل ہو۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول اسی سلسلے میں فرماتے ہیں کہ 'جو لوگ خدا سے تعلق قطع کر لیتے ہیں وہ دراصل فاسق اور فاجر ہوتے ہیں۔ ان میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا مگر صرف یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی قدرتوں پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عیال یعنی انسانوں پر بھی شفقت نہیں کرتے۔ ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں ان کی عادتیں ناپسندیدہ ہو جاتی ہیں۔ اور وہ دنیا میں ذلیل ہو جاتے ہیں اور ان کو اس ذلت سے بچانے والا نہیں ہوتا۔ پس یہ بات نہایت اہم ہے کہ ہم دکھوں سے بچنے کے لئے اور سکھ پانے کے لئے اور دنیا میں حقیقی عزت حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ اس سے اپنے تعلق کو بڑھائیں اور تعلق کو بڑھانے کا سب سے بڑا ذریعہ اس کی عبادت ہے۔ اس کا ذکر ہے۔ اس کا شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کو ان باتوں کی توفیق دے دیتا ہے اس کا وہ ولی بن جاتا ہے اور اسے اپنے دوستوں میں شامل کر لیتا ہے۔ اور اس کے سارے کام اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ اس کا بھی اخلاص اور ایمان بڑھنے لگتا ہے۔ اور وہ اپنے بھائی بندوں پر بلکہ ساری انسانیت پر شفقت کرنے لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس سے اپنے تعلق کو مستحکم کرتے چلے جائیں یعنی وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم نہایت اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کریں اس کا ذکر کریں۔ اس کا شکر ادا کریں۔

کالی بھیڑیں سفید بن جائیں
اور سب لوگ اپنا کام کریں
خدمتِ خلق کے فریضہ سے
نیک لوگوں میں اپنا نام کریں

ابو الاقبال

O

ہم کو جینے پہ بھی شک ہے یارو
کیسی یہ دِل کی کسک ہے یارو

غنچہ غنچہ ہے معطّر جس سے
کونسے گُل کی مہک ہے یارو

سرو پھر آج ہوا مستِ خرام
شاخِ طوبیٰ کی لہک ہے یارو

زندگی پر کوئی الزام نہ دو
اس کو بھی موت سے زک ہے یارو

پھر سنو گے نہ کبھی نامِ وفا
یہ مری زندگی تک ہے یارو

ہائے برجستگیٔ شعر نصیر
گویا کوندے کی لپک ہے یارو

نصیر احمد خان

O

میں کسی دُشمن کو اپنے دشمنی کرنے نہ دوں
مجھ سے کیا وہ خود سے ڈرتا ہے اُسے ڈرنے نہ دوں

میری نس نس میں رچا ہے احترام زندگی
وہ اگر چاہے بھی تو بے موت اُسے مرنے نہ دوں

رُشد و اصلاح خلائق ہے مرے دل کا ہدف
غیر کی آنکھوں میں بھی غیظ و غضب بھرنے نہ دوں

کھینچ لاؤں پیار کے اظہار کی دہلیز پر
نفرتوں کے آستان پر اس کو سر دھرنے نہ دوں

یہ رَوِش اچھی ہے لیکن ہے یہ دِل گُردے کی بات
پیار کی یہ جیت ہے اور جذبۂ نفرت کی مات

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۶۸

بیلا ڈونا اور اس سے منسلکہ دواؤں کا تذکرہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہومیو پیتھی کلاس مورخہ ۷۔مارچ ۱۹۹۵ء کو فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۶۸

لندن: ۷۔مارچ ۱۹۹۵ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر ہومیو پیتھک کلاس میں بیلا ڈونا پڑھانا جاری رکھا اس کے ساتھ بعض اور ادویہ بھی پڑھائیں اور اپنے ذاتی تجارب کے حوالے سے ان کے بارے میں اہم باتیں بیان فرمائیں۔

ابتداء میں حضرت صاحب نے اپنے نوٹس پر بنی ایک میٹیریا میڈیکا کی ترتیب کے لئے جس کو آپ نے فیملی سب سکرائبر Family Subscriber کا نام دیا مختلف ڈیوٹیاں لگائیں۔ کئی خواتین نے اس میں کام کرنے کے لئے اپنے نام لکھوائے۔ مکرمہ حامدہ فاروقی صاحبہ کے سپرد ان نوٹس کی ایڈیٹنگ کا کام ہوا اور مکرم ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب کے سپرد ہنگامی صورت حال میں کئے جانے والے کیمیکل طریق مرتب کرنے کا کام فرمایا۔

بیلا ڈونا۔ ہر جگہ جہاں بھی تکلیف ہو وہاں پر دھڑکن Throbing ضرور ہے۔ بعض دفعہ تو سارا جسم ہی دھڑکتا ہوا لگتا ہے۔

پیٹ میں یوٹرس میں کسی بھی جگہ سے اچانک تکلیف ہو۔ تو بیلا ڈونا اپنی عمومی علامات کے لحاظ سے کام آئے گا۔ تشنج اس کی خاص علامت ہے۔ سرکولر فائبر کے Spasm تشنج کے لئے مفید ہے اسی لئے گردے اور پتے میں مفید ہے۔ پیشاب کی بیماریوں میں بھی Confinement کے تشنج میں بھی مفید ہے۔ اگر نہ کام کرے تو کولو فائیلم کا استعمال بہت مفید ہے۔

بیلا ڈونا کے بچے وہ بچے جن کو عموماً بیلا ڈونا کی ضرورت ہے ان میں یاد رکھیں کہ جس طرح کلکیریا کارب کے بچے ہوتے ہیں ویسے ہی بیلا ڈونا کے ہوتے ہیں اور بیلا ڈونا اسی پہلو سے کلکیریا کارب کا Acute ہے اور کلکیریا کارب اس کا کرانک ہے۔ اس میں سر بڑے ہوتے ہیں۔ جسم مضبوط نہیں ہوتے۔ زیادہ تر لڑکوں میں اثر ہوتا ہے تاہم اگر لڑکیوں میں بھی ایسی علامات ہوں تو اثر کرے گا۔ ایسے بچوں کے سر کو اگر سردی لگے تو تشنج شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ یقین ہو کہ سردی سے ہوا ہے تو بیلا ڈونا کو ٹرائی کریں۔ اس کے تشنج اور Convulsions کا حرکت سے اتنا تعلق ہے کہ ہلکے سے جھٹکے سے بھی جو تشنج ہو چکا ہے دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ حرکت سے اور خصوصاً جھٹکے سے جو تشنج ہوتا ہو اس کا بیلا ڈونا سے گہرا تعلق ہے۔ اس کی تمام تکالیف Active نمایاں ہیں۔ Passive دبی ہوئی اور ہلکی نہیں ہیں۔ خاموش مزاج کی تکالیف بیلا ڈونا سے ٹھیک نہیں ہوں گی۔ اگر Activeness یعنی تیزی، جوش اور پاگل پن ہے وہ اس سے ٹھیک ہو سکتی ہیں۔

بھوک دور کرنے سے آرام بیماری کے دوران اگر مریض کو تھوڑا سا کھانا دیا جائے تو طبیعت سنبھل جاتی ہے یہاں تک کہ پاگل کو بھی اگر آپ کچھ کھلا دیں تو کچھ دیر کے لئے ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ یہ علامات اس کے علاوہ فاسفورس اور سورائینم میں بھی ہیں۔ بھوک کا بیماری سے تعلق ہے۔ بھوک لگتی ہے۔ وہ بتاتا نہیں۔ اگر اسے کھانا دیا جائے تو اندر جو بے چینی ہے وہ دور ہو جاتی ہے۔

فاسفورس کا مریض بھی بہت بھوکا ہوتا ہے اور شدید بھوک بعض اوقات ایسی ہوتی ہے کہ کھانا کھانے کے تھوڑی دیر بعد اور کھانے کی طلب ہوتی ہے۔ اس کے باوجود مریض موٹا نہیں ہوتا۔ وہ لوگ جو پتلے لمبے نازک اندام جسم والے، بچے ہوں یا بڑے جن کو بھوک بہت لگے تو فاسفورس کا ذہن میں خیال آنا چاہئے۔

یہ علامتیں سورائینم سے بہت ملتی ہیں۔ یہ بھی رات کو صرف کھانے کے لئے اٹھتا ہے۔ فاسفورس اور سورائینم میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ لیکن فاسفورس اور سورائینم میں دیگر علامات موجود نہیں۔ فاسفورس کا مریض صاف ستھرا نفیس اور روشن جلد والا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے بچے Blonds ہوتے ہیں۔ اس میں جلد کچی کچی ہوتی ہے اس میں فاسفورس بہت مفید ہے۔ اور سورائینم کی جلد اور طرح کی ہے۔ گندی اور میلی بعض دفعہ صاف ہی نہیں ہوتی جتنا مرضی دھو لو۔ ہیپر سلف میں بھی بعض دفعہ یہی علامت پائی جاتی ہے۔ گریفائٹس میں بھی بعض دفعہ جلد بہت گندی ملتی ہے۔ لیکن بیلا ڈونا میں نہیں۔ بیلا ڈونا صرف بھوک کے لحاظ سے مشابہ ہے باقی علامات مختلف ہیں۔

بیلا ڈونا میں دماغ کو جب خون چڑھ جائے تو کئی قسم کے نظارے نظر آتے ہیں۔ جن میں بد روحیں وغیرہ۔ پریشان کن خوابیں، آگ لگنے کی خوابیں۔ یہ بیلا ڈونا سے تعلق ہے کیونکہ بیلا ڈونا میں جلنے کی علامت پائی جاتی ہے وہ خوابوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور آگ کی خواب کی صورت میں نظر آتی ہے۔ ایسے مریض کو بیلا ڈونا دیں تو خوابیں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ سانپ بھی نظر آتے ہیں۔

خواب میں سانپ بعض اوقات خواب میں سانپ علامت کے طور پر نظر آتے ہیں اس کا تعلق ان مریضوں سے نہیں جن کو اکثر سانپ نظر آتے رہتے ہیں ایک دفعہ ایک ایسا سانپ کسی نے خواب میں دیکھا جس کا نہ سر نظر آرہا ہے نہ پیر نظر آرہا ہے۔ اتنا پھیلا ہوا ہے پھر وہ جل جاتا ہے آگ میں۔ اس میں پیغام ہے ایسے دشمن کے مرنے کا جو ہماری طاقت سے بہت بالا ہے۔

گہری بیہوشی Stooper گہری بیہوشی جس میں آنکھ کی ایک پتلی پھیل جاتی ہے ایک سکڑ جاتی ہے۔ یہ اوپیم سے ملتی جلتی ہے لیکن اوپیم کی باقی علامتیں بالکل مختلف ہیں اس میں کوئی وائیلنس (تشدد) نہیں ہے۔

اوپیم میں نرمی ہے۔ افیمی جس طرح اپنی ذات میں ڈوبے رہتے ہیں۔ افیمی میں وائیلنس نہیں ہوتی۔ لیکن Stooper دونوں میں مشابہہ ہے۔

اگر سر کو بخار یا تیزی ہو تو وہ بہت گرم لیکن پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ اس وقت بیلا ڈونا دی جائے تو مریض فوراً ٹھیک ہو جاتا ہے۔

بچوں کے بخاروں کی خطرناک علامت بعض بخاروں میں بچوں کا سر گرم اور باقی جسم ٹھنڈا رہتا ہے۔ بعض دفعہ مائیں ہاتھ لگاتی ہیں کہ ہاں بخار اتر گیا آرام آگیا۔ وہ اصل میں ریڑھ کی نالی میں بخار منتقل ہو کر دماغ کو چڑھ جاتا ہے۔ ایسے بچوں میں ماتھا عموماً گرم رہتا ہے لیکن زیادہ شدید نہیں۔ میں نے اپنے بچوں میں بعض دفعہ ایسی علامات دیکھیں۔ بیگم کہنے لگیں کہ ٹھیک ہے بخار ٹھیک ہو گیا میں نے دیکھا تو میں ڈر گیا ساری علامات Stooper والی تھیں۔ وہ نیند نہیں تھی نیم بے ہوشی تھی۔ فوراً دوا دی۔ دیکھتے دیکھتے تیز بخار چڑھا تو پھر تسلی ہوئی۔ ورنہ ہمیشہ کے Meningitis (سرسام) کا مریض ہو جاتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے مرگی کا مریض یا اور بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ اس لئے مریض کو دیکھ کر علامات پہچانیں کہ صحت کی علامت ہے تو بڑی پرسکون نیند ہوگی۔ اٹھائیں گے تو مزے سے بات کرے گا۔ لیکن اگر بیماری کی بے ہوشی ہے تو آنکھوں میں ایسی چمک جس سے انسان ڈر جاتا ہے۔ کہ کچھ اور بات ہے۔ ایسے موقعہ پر جو فوری کام کرنے والی دوائیں ہیں ان میں بیلا ڈونا بہت موثر ہے۔

میں نے پہلے بتایا تھا کہ سوتے میں جھٹکے سارے جسم میں ہوتے ہیں۔ گرائینڈیلیا کا جھٹکا صرف دل کے اوپر کی طرف ہوتا ہے۔

اگر Virtigo اور شدید ایکسائٹمنٹ ہو تو اس میں بیلا ڈونا فاسفورس سے ملتا ہے۔ فاسفورس بھی بڑی Excitable دوا ہے۔ اور اس میں چکر ساتھ ہوتے ہیں۔

سردرد اس کی سردرد میں جلد بڑی سردرد محسوس کرتی ہے بعض دفعہ مستقل فیچر بن جاتا ہے۔ سردرد شروع ہوئی اور ساری جلد دکھنے لگ جاتی ہے ایسی عورت سر میں کنگھا بھی نہیں کر سکتی۔ جوڑا بھی نہیں بنا سکتی۔ ذرا سا ہاتھ لگے تو چیخے گی۔

وجہ دیکھنی ضروری ہے ورنہ بعض بچیاں یا عورتیں سر کو اس لئے ہاتھ نہیں لگانے دیتیں کہ ہیئر سٹائل خراب ہو جائے گا۔ اب ایسی عورت کو بیلا ڈونا نہ دے دیں۔

ہیپر سلف میں بھی سر کی جلد کی حساسیت بہت ہے۔ بعض دفعہ اتنی بڑھ جاتی ہے کہ عورت بے ہوش ہو جاتی ہے صرف سر کی جلد کے حساس ہونے کی وجہ سے۔

خیالات کا ہجوم اور Excitibility نیند اڑا دیتی ہے۔ اس میں ایک بیلا ڈونا اور ایک کافیا۔ اور Excitibility سے ساری رات جاگے رہنا یہ فاسفورس میں بھی پایا جاتا ہے۔ جھٹکے اور زور سے قدموں کی چاپ سے بھی تکلیف بڑھتی ہے۔

نکس وامیکا میں بھی سارے جسم کی دردوں کا آواز یا ہلکی سی چوٹ سے بڑھ جانا پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نکس وامیکا میں بیلا ڈونا ہوتا ہے۔ نکس وامیکا بھی انٹی سپاز موڈک Anti Spasmodic ہے۔ اس میں بیلا ڈونا کا Active Principal موجود ہے اس لئے نکس وامیکا کی بیلا ڈونا سے علامتیں ملتی ہیں۔

بعض دوائیں ایسی ہیں جن میں مریضوں کے رد عمل بہت آہستہ ہوتے ہیں۔ ان کو وہ دوائیں موافق ہوں گی جو Slow Reaction والی ہیں۔ جن کے ری ایکشن بہت ہی زیادہ ہوں ان کو بعض دفعہ کوئی بھی دوا فائدہ نہیں دیتی کیونکہ ری ایکشن اتنا سٹرانگ ہو جاتا ہے کہ جو دوائی دو اس کی Proving شروع کر دیتے ہیں۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پہلو سے ان کو احتیاط سے دوا دینی پڑتی ہے۔

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا

ذکر۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب جو ناظر اعلیٰ ہیں اور امیر مقامی۔ وہ جب بھی دوا کھاتے بڑا سخت ری ایکشن ہوتا۔ پھر مجھے پتہ چلا کہ جسم بے حد حساس ہے ۲۰۰ کی دواؤں کے خلاف۔ چنانچہ جب بھی ۲۰۰ میں دیتا ری ایکشن سخت ہوتا تھا۔ وہی دوا جب میں نے ۳۰ میں دی تو ان کو تسلی ہوئی کہ ہاں اب مجھے آرام آیا ہے۔ لہذا بعض ایسے مریض ہیں کہ جن کے ری ایکشن زیادہ ہونے کی وجہ سے پوٹنسی ان کی خاطر کم کرنی پڑتی ہے۔ مگر ان کا علاج بھی ہونا چاہئے۔ وہ تین دواؤں میں نمایاں ہے۔

ایک بیلاڈونا، دوسرے نکس وامیکا اور تیسرے زنکم میٹ (زنکم میٹیلیکم) زنکم میٹ سب سے زیادہ حساس ہے۔ اتنی حساس کہ مریض کوئی بھی دوا قبول نہیں کر سکتا خواہ چھوٹی طاقت میں ہی دیں۔ اس کا ردعمل اس کو ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے مریضوں کو پہلے زنک دیں صرف۔ وہ اس کو Calm Down کرے گا۔ پھر جس کی ضرورت ہے اس کو قبول کر لے گا۔

جیل سیمیم سے قدر مشترک

بیلاڈونا اور جیل سیمیم میں ایک بات مشترک ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کی سر درد میں اگر پیچھے کی طرف جھکائیں تو نسبتاً آرام آتا ہے اور اگر سامنے کی طرف جھکائیں تو تکلیف بڑھتی ہے جو سامنے کی طرف جھکانے سے تکلیف بڑھتی ہے وہ مختلف وجوہ سے ہوتی ہے۔ بیلاڈونا اور جیل سیمیم میں جو پٹھے ہیں ان کو اگر کھینچا جائے تو تکلیف بڑھتی ہے اور پیچھے کی طرف اگر اسے سکیڑا جائے تو آرام ملتا ہے۔ اور بیلاڈونا کا مریض اگر بیٹھا ہو تو بار بار پیچھے کی طرف جھکائے گا۔ لیکن سامنے کی طرف جھکانے سے اگر تکلیف ہو تو لازمی بیلاڈونا اور جیل سیمیم کی ضرورت نہیں بلکہ جن کو Sinus کی وجہ سے درد ہو وہاں بھی سر جھکانے سے تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ Sinus کا بوجھ پیچھے پڑتا ہے اس لئے صرف چند علامتیں پڑھ کر صحیح علاج نہیں ہو سکتا جب تک ان علامتوں کا مزاج نہ سمجھیں اور پس منظر آپ پر روشن نہ ہو۔

میں نے بتایا تھا کہ یہ تھوڑی دیر کی دوا ہے۔ فوراً تکلیف ہوتی ہے اور فوراً آرام آجاتا ہے۔ اس کے باوجود سر کی جو Conjestion ہے اس کی سر درد تو ہٹ جاتی ہے لیکن Conjestion برقرار رہتی ہے اور بعض اوقات کئی دن چلتی ہے۔ سر بوجھل پن، تھکے ہونے کا احساس۔

ایک اور علامت عجیب ہے۔ وہ ہے ہیئر کٹ کا سر درد۔ جب بھی حجامت بنوائیں سر درد ہو جاتی ہے۔ وہ اصل میں سر کو ٹھنڈی ہوا لگتی ہے بال کٹانے سے۔ اس سے مریض کو سر درد ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا لگنے سے سردی سے جو حساس پن ہے اس کا اظہار ہے۔ اس کے لئے بیلاڈونا مفید ہے۔

اس کو حرکت نہ کرنے سے، ریسٹ کرنے سے آرام ملتا ہے اور حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے یہ برائیونیا میں بھی ہے۔ ایک اور دوا میں بھی ہے مگر تضاد کے ساتھ۔ یہ دوا فاسفورس ہے۔ اس میں تضاد یہ ہے کہ آرام سے تکلیف ٹھیک ہوتی اور حرکت کرنے سے بڑھتی ہے فاسفورس میں لیٹنے سے بھی بڑھتی ہے۔ اب اس کو عمومی طور پر تو آرام میں سمجھا جانا چاہئے عام طور پر سر درد بڑھتی ہے لیٹنے سے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ جب سر کو ٹکاتا ہے سیدھا لیٹتا ہے تو تکلیف بڑھنے سے گھبرا کر اٹھتا ہے۔ اس لئے کہ سر کی طرف خون کا رش زیادہ ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بیلاڈونا میں نہیں ہوتا۔ فاسفورس میں ہوتا ہے۔ فاسفورس میں چلنے میں بھی چکر آنے کی وجہ یہی ہے کہ خون نسبتاً نیچے اتر آتا ہے بعض کو چلنے پر چکر عمومی علامت کے طور ہوتے ہیں۔

کرانک بیماریوں کو فوراً ٹھیک کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بیماری کی ایک رفتار ہے جو جس طرز سے آتی ہے اسی طرز سے واپس جاتی ہے۔ ایک بیماری نے دس سال میں آہستہ آہستہ جسم پر قبضہ کیا تو اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ وہ اب دس سال ہی میں جائے گی مراد یہ ہے کہ لمبا وقت لگا ہے تو علاج میں چند مہینے یا سال دو سال تو لگیں گے۔ لیکن فوری حملے کی تکالیف ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ لمبی بیماری کے رجحانات کو جلد ختم کرنے کی کوشش میں مریض کو سخت نقصان بھی ہو سکتا ہے۔

ایکونائیٹ اور پلسٹیلا میں اگر پاؤں ٹھنڈے اور گیلے ہو جائیں تو اسی دن شام یا اگلے دن صبح کو تکالیف شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ تکلیفیں عموماً نیچے سے اوپر کی طرف بڑھتی ہیں۔ سردی کی بعض تکالیف ہوا لگنے سے یا کھٹی چیزیں کھانے سے پھیپھڑے خراب ہو جانے یا نزلہ ہو جاتا ہے تو وہ چھاتی کی طرف اترتا ہے۔

بیلاڈونا میں تکلیفیں اگر سردی بھی لگے تو سر کی طرف سے شروع ہوتی ہیں اور نیچے کی طرف اترتی ہیں۔ اگر سر ٹھیک ہوتا ہے تو مسلز میں جوڑوں میں تکلیفیں پیدا کر سکتا ہے۔ اس صورت میں کوئی ایسی دوا دینا جو اس کو الٹ کر دے وہ خطرناک ہے۔ کیونکہ سر زیادہ اہم چیز ہے پاؤں نسبتاً کم اہم چیز ہے۔ اس لئے ایسی دوائیں نہ دیں۔ کہ گھٹنا ٹھیک ہو جائے مگر سر پاگل ہو جائے۔ یہ صحیح سودا نہیں ہے۔ لیکن جو نیچے سے اوپر جاتی ہیں ان کو ریورس کریں تو بالکل ٹھیک ہے۔ اس میں پلسٹیلا ہے۔ ایکونائیٹ ہے۔ یہ دوائیں ٹھیک ہیں۔

Wet (گیلا) ہونے سے رسٹاکس کی تکالیف بڑھتی ہیں اور رس ٹاکس میں یاد رکھیں کہ عموماً اعضاء یا ماؤف حصے متاثر ہوتے ہیں۔ سارے جسم کی بیماریاں پیدا نہیں کرتا۔

سرد اور نمدار ہوا لگنے۔ یا سردی لگنے سے جو بیماری بڑھتی ہے اس میں رس ٹاکس مشہور ہے مگر اس کو پہچاننا چاہئے۔ رس ٹاکس محض اسی عضو تک محدود رہتی ہے جو بیمار ہے اور اس کی جو نمدار ٹھنڈ ہے وہ دوسری طرف منتقل نہیں ہوگی۔ مثلاً نمدار ٹھنڈ سے بعض اوقات نمونیہ ہو جاتا ہے۔ رس ٹاکس میں نہیں ہوگا.....

آنکھوں کی بیماریاں :- آنکھوں پر اس کا اثر بڑا شدید ہوتا ہے۔ سرخ ہو جاتی ہیں۔ یہ ساری بیلاڈونا کی آنکھوں کی علامات ظاہر کرتے ہیں۔ پپوٹے پھول جاتے ہیں۔ لیکن پہچانی جائے گی اس طرح سے کہ خشک رہتی ہے اکثر۔ اور اگر پانی نکلے تو بہت معمولی اور کچھ دیر کے بعد۔

یوفریزیا میں پانی بہتا ہے۔ نیٹرم میور میں بھی پانی بہتا ہے لیکن اس میں آنکھوں کی سرخی اور شدت نہیں ہوتی۔ ہلکی سرخی ہوتی ہے۔ اس طرح دواؤں کے فرق سامنے آجاتے ہیں۔

Orbital Neuralgia بھی بیلاڈونا میں پایا جاتا ہے۔

آنکھ کا بلڈ پریشر :- آنکھ کے بلڈ پریشر میں بیلاڈونا بہت اچھی ہے۔ ایک مریض آیا جس کو آنکھ کا شدید بلڈ پریشر اتنا تھا کہ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا کہ اب ہمارے پاس اور کوئی دوا نہیں۔ اس کو میں نے نسخہ دیا تھا جس میں بیلاڈونا اور کچھ اور بھی تھا۔ ایک ہفتے کے بعد وہ ہنستا ہوا آیا کہ ڈاکٹر نے چیک کر کے بتایا ہے کہ آنکھ کا کوئی بلڈ پریشر نہیں جو مرضی کرے پڑھو لکھو کوئی فکر نہیں۔ اس کے بعد ایک دو سال پہلے کی بات ہے کئی دفعہ پوچھا' بتایا کہ پھر تکلیف نہیں ہوئی۔ بیلاڈونا آنکھ کے بلڈ پریشر میں بہت مفید ہے لیکن چونکہ میں نے نسخے میں اور بھی دوائیں ڈال دی تھیں اس لئے میں حتمی یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ بیلاڈونا کے علاوہ اور کس کس کا اثر تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا بلڈ پریشر میں 'میں بیلاڈونا کے ساتھ اور دوائیں بھی ڈال دیتا ہوں۔ نسخے میں ملا کر۔ اور وہ کمبی نیشن پہلے بتا چکا ہوں۔ وہ کالا موتیا میں بھی کام آتا ہے۔ کیونکہ اس میں بھی آنکھ کا بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ اور جیل سیمیم کالا موتیا کی چوٹی کی دوا ہے۔ اس لئے مجھے خیال آیا کہ آنکھ کے بلڈ پریشر میں اسے بھی استعمال کیا جائے۔ اس لئے بیلاڈونا کے ساتھ جیل سیمیم بھی دی تھی۔ اس کے ساتھ کلکیریا فاس X6 میں' میں دیتا ہوں۔ یہ بھی کالا موتیا میں بہت موثر ہے۔

○ ایسے واقفین (نو) بچے چاہئیں (کہ) جب ان سے کوئی بات پوچھی جائے تو.... ایک دم منہ سے کوئی بات نہ نکالیں بلکہ کچھ غور کر کے جواب دیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ہماری تاریخ

The TRUTH 17-5-1957ء

دعا ہے کہ کانفرنس کامیاب ہو

مولوی سیفی

وہ پچھلے بارہ سال سے اس ملک کی ترقی کو انتہائی دلچسپی کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔

ایک ہفتہ بعد لندن میں دستوری کانفرنس اپنی نشست شروع کر چکی ہوگی۔ تقریباً تمام نمائندے اور ان کے مشیر پہلے ہی یو۔کے۔ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ ان میں سے اہم شخصیات پہلے ہی دورے بیانات جاری کرتی رہی ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ وہ اس کانفرنس میں کس بات پر زور دیں گے یا ان کی پارٹی کا کیا رویہ ہوگا۔

یہاں نائیجیریا میں عوام اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں خوشگوار نتائج کے امیدوار ہیں۔

ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی کے ایک نمائندے کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں مولوی نسیم سیفی جو کہ مغربی افریقہ میں چیف احمدیہ مشنری ہیں نے کہا کہ میں اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔ میں پچھلے بارہ سال سے اس ملک کی ترقی کو انتہائی دلچسپی کے ساتھ دیکھتا رہا ہوں۔ میں نے مختلف مواقع پر اپنی بساط کے مطابق پریس اور دیگر ذرائع ابلاغ میں اپنے خیالات کا اظہار کر کے اس میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ مجھے وہ دن اچھی طرح یاد ہیں جب مجھے قتل کی دھمکیاں دی جاتی تھیں لیکن مجھے اچھی طرح احساس تھا کہ ایک ایسا ملک جو میرے لئے اتنا فیاض ہے مجھے اس کی ترقی کے لئے اپنا فرض ادا کرنا ہے۔ اس لئے میں پریس میں اس مقصد کے لئے باقاعدہ لکھتا رہا۔

سیاسی پارٹیوں کا رخ کس طرح وحدانی طرز حکومت سے فیڈرل طرز حکومت کی طرف بدلا ہے۔ اس کے لئے میں جائز طور پر فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کسی حد تک میرے خیالات کا مرہون منت ہے۔

مولوی صاحب نے مزید کہا کہ میری کتاب "پاکستان کے دفاع میں"

"In Defence Of Pakistan"

جو جلد ہی پیش کر دی جائے گی اس جدوجہد کی کہانی بیان کرے گی۔

انہوں نے مزید کہا کہ ان تمام ایام میں جب یہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہوگی۔ میں اور میرا مشن

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

کسی جگہ پولیس چوکی کا بورڈ لگا ہو یا تھانے کا بورڈ لگا ہو تو پہلا احساس ڈر کا ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہئے کیونکہ پولیس چوکی اور تھانہ رعب داب والے مقامات ہیں۔ اگر رعب داب والے مقامات نہ ہوں تو وہاں کام کرنے والے چوری چکاری کو کس طرح روکیں۔ آپس میں لڑنے بھڑنے والے لوگوں کو لڑائی سے کس طرح باز رکھیں۔ قتل کرنے والوں اور ڈاکہ زنی والوں کو کس طرح پکڑیں۔ پس یہ دونوں جگہیں رعب داب والی ہیں۔ یہ کوئی کلب تو ہوتی نہیں کہ یہاں بیٹھ کر گپ شپ لگائی جائے۔ اگرچہ کہا تو یہ جاتا ہے کہ یہاں کام کرنے والے لوگ عوام الناس کے دوست ہیں اور بہت سے لوگوں سے ان کی دوستی ہوتی بھی ہے۔ لیکن ایک تاثر جو پھیل جاتا ہے اسے کم کرنا بھی آسان بات نہیں۔ پولیس کی وردی میں آپ کسی شخص کو دیکھیں تو فوری طور پر دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ قریب ہی کہیں کوئی جرم ہوا ہے۔ مجرم کو پکڑا جائے گا۔ اور اس کی پٹائی کی جائے گی۔ پٹائی ہو یا نہ ہو۔ یہ اور بات ہے۔ لیکن تاثر یہی ہے آپ تھانے میں چلے جائیں آپ کو کوئی رپورٹ لکھوانی ہے۔ تو آپ کا دل ڈرتا ہے۔ آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ آپ مجرم تو نہیں ہیں لیکن مشہور یہ ہے اگرچہ یہ بات ضروری نہیں کہ سچ ہو کہ تھانے والے تھانے میں آنے والے اشخاص کو مجرم ہی سمجھتے ہیں اور بات شروع کرنے کے لئے ڈانٹ ڈپٹ سے کام لیتے ہیں۔

بعض غلط باتیں بھی تو پھیل جاتی ہیں۔ ہم نے بڑے اچھے پولیس افسر بھی دیکھے ہیں۔ ان کے پاس گئے انہوں نے نہ صرف حال چال پوچھا بلکہ فوراً مشروبات منگوائے اور خوش ہو کر پیش کئے۔ ہم بات کر رہے ہیں۔ اس تاثر کی جو عام طور پر لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ اب یہ تاثر دور کرنے کا ایک راستہ تو نکلا ہے۔ لیکن وہ ہم تک کب پہنچے گا۔ یہ نہیں کہہ سکتے۔

انگلستان کے ایک گاؤں میں ایک پولیس سٹیشن ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ پولیس سٹیشن بند کیا جا رہا تھا اس لئے کہ اس کے حلقے میں اب جرائم نہیں ہوتے۔ تو پولیس سٹیشن کو بند کرنے کی بجائے اسے ایک اور پولیس سٹیشن سے ملا دیا گیا اور ملایا گیا الیکٹرانک آلات سے۔ آپ اس پولیس سٹیشن میں داخل ہوں تو سامنے ایک ٹیلیوژن رکھا ہے۔ آپ اس ٹیلیوژن کے سامنے بیٹھ جائیے۔ آپ کو ایک پولیس افسر نظر آئے گا۔ آپ اس سے باتیں کریں۔ اور وہ چونکہ بالکل آپ کے پاس نہیں بیٹھا ہوا۔ دور ہے کسی اور پولیس سٹیشن میں۔ اس لئے وہ آپ کے ساتھ نہایت نرمی سے بات کرے گا۔ اور آپ بھی خوش ہوں گے کہ آپ کی عزت افزائی کی جا رہی ہے۔ اس پولیس سٹیشن میں ایک اور بات بھی قابل تعریف ہے وہ یہ ہے کہ جونہی آپ اس پولیس سٹیشن میں داخل ہوتے ہیں۔ دروازہ اس طرح بند ہو جاتا ہے کہ کوئی شخص باہر سے اسے کھول نہیں سکتا۔ اور وہ اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص آپ کا پیچھا کر رہا ہو۔ کوئی شخص آپ پر حملہ کرنا چاہتا ہو۔ بس آپ دوڑ کر اس پولیس سٹیشن میں داخل ہو جائیے۔ وہاں آپ کو کوئی پولیس افسر تو نہیں ملے گا۔ لیکن بہرحال ایک بند کمرہ ہے۔ اور اس کے دروازے فوری طور پر از خود بند ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اس کے باہر ایک کیمرہ رکھا ہوا ہے جو یہ بتاتا ہے کہ کون آیا ہے اور کون اس کے پیچھے آ رہا ہے۔ اس طرح ہر بات پر نگاہ رکھی جاتی ہے۔ اور یہ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ حملہ آور کون ہے۔ لیکن اسے حملہ کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ دروازے کے باہر اسے رکنا پڑتا ہے۔ اور اگر یہ شخص ٹیلیوژن میں نظر آنے والے پولیس افسر کو یہ بتا دے کہ اسے کسی آدمی سے خطرہ ہے جو حملہ کرنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگ رہا ہے تو پولیس فوراً اس کو گرفتار کرنے کی کوشش کرے گی۔ یعنی اس کمرے میں جو کبھی پولیس سٹیشن تھا اور اب ایک اور پولیس سٹیشن سے الیکٹرانک آلات سے جڑا ہوا ہے اور الیکٹرانک پولیس سٹیشن کہلاتا ہے۔ آپ کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ آپ کی حفاظت کی جاتی ہے۔ آپ کی شکایت سنی جاتی ہے۔ اسے درج کر لیا جاتا ہے۔ اور اس کے مطابق پولیس کارروائی شروع ہو جاتی ہے۔

اس پولیس سٹیشن پر جس پولیس افسر کی آپ کو آواز سنائی دیتی ہے وہ ڈیوڈ ڈاڈ ہے اور ڈیوڈ ڈاڈ سے جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ کیا ہے تو یہ اس کی تفصیل بتاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ دنیا بھر میں پہلا الیکٹرانک پولیس سٹیشن ہے۔ خدا کرے کہ ہر جگہ ایسے پولیس الیکٹرانک سٹیشن بن سکیں۔ اور جو لوگ اپنا اپنا معاملہ لے کر پولیس سٹیشن جاتے ہیں وہ صرف ٹیلیوژن کے سامنے بیٹھ کر باتیں کریں۔ کسی پولیس افسر کے قریب جانے کی انہیں ضرورت پیش نہ آئے لیکن کیا یہ سب کچھ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ پولیس افسر کہیں بھی ہو اس کا لہجہ دوسرے لوگوں سے مختلف ہوتا ہے۔ خاص طور پر جب وہ اپنی میز پر بیٹھتا ہے۔ اور کسی معاملے کی تحقیقات کرنے لگتا ہے تو اس کے لہجہ میں تیزی۔ ترشی۔ بھی آجاتی ہے۔ اگرچہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ تہہ دل سے آپ کی مدد کے لئے تیار ہے۔

بہرحال الیکٹرانک پولیس سٹیشن سے پہلے ہم بھی واقف نہیں تھے اور آپ بھی اس کالم کے پڑھنے سے پہلے غالباً واقف نہ ہوں۔ سوائے ان لوگوں کے جو اس پولیس سٹیشن کے حلقے میں رہتے ہیں اور وہاں الفضل جاتا ہے اور الفضل پڑھ کر وہ ہم پر حیرانگی کا اظہار کریں کہ یہ الیکٹرانک پولیس سٹیشن تو خاصی دیر سے قائم ہے انہیں ابھی تک کیوں پتہ نہیں چلا۔ بہرحال ہمیں اب پتہ چلا ہے تو ہم نے اس کا ایک نئی بات کے کالم میں ذکر کر دیا ہے۔

تعارف

مولانا عبدالباسط شاہد

مضامینِ مظہر

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے ۳۰ سے زیادہ مضامین کا مجموعہ مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ فیصل آباد کے زیر انتظام شائع ہوا تھا۔ ان مضامین کے تعارف میں ہمارے موجودہ امام نے تحریر فرمایا۔

"......... مضامین کا یہ مجموعہ کیا ہے۔ بدلتے ہوئے نظاروں کی ایک سیر بین ہے۔ جس کی ہر کروٹ اور ہر حرکت پر مناظر کے زمین و آسمان بدل جاتے ہیں۔ کہیں احمدیہ ہوسٹل کی چند دلکش یادوں پر مشتمل مضمون۔ کہیں فن وکالت سے متعلق ایک بیش قیمت رائے۔ اسی طرح کہیں تربیت اولاد اور برقع کے موضوع پر بیش قیمت تربیتی مضامین اور فردوسی اور محمود کے مقدمہ کا تاریخی فیصلہ...... اور کہیں ایک عظیم الشان درویش شاعر حضرت بسمل کا تعارف کہ جن کی علمی شخصیت موجودہ نسل کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکی ہے۔

سیرت کے مضامین بھی ایک الگ شان رکھتے ہیں۔ ذکر حبیب۔ ہر مضمون ایسا پر سوز بے ساختہ بے تکلف اور عاشقانہ ہے اور ایک تقدس میں ڈوبے ہوئے آسمانی ماحول کی ایسی پاکیزہ اور زندہ تصویر کھینچتا ہے کہ گویا انسان اس عظیم مقدس وجود کی زندگی کے بعض دل موہ لینے والے مناظر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو۔ حضرت امام جماعت الثانی کی شخصیت پر ایسی بلند پایہ نظم بھی اس میں شامل ہے جو آپ کی زندگی کے متفرق ادوار اور شخصیت کے متعدد پہلوؤں پر فصاحت و بلاغت کے ایک بلند مینار سے روشنی ڈالتی ہے۔ ہر شعر پر یہ محسوس ہوتا ہے کہ شاعر نے موصوف کے فضل و کمال کے بیان کے لئے اپنی زبان کو بھی شایان شان فضل و کمال کا لباس پہنایا ہے۔

اسی طرح حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب۔ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بسمل۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور دیگر بہت سے بزرگان سلسلہ کی سیرت پر مختصر لیکن نہایت ہی ایمان افروز مضامین اور نظمیں اس مجموعہ محاسن کو چار چاند لگا رہے ہیں۔"

حضرت شیخ صاحب ایک مخلص احمدی کی احمدیت قبول کرنے کا ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"شیخ نعمت اللہ۔ برج انسپکٹر بڑے مخلص احمدی تھے۔ دریائے چناب کا پل جو ربوہ کے قریب ہے ان کا بنوایا ہوا ہے۔ انہوں نے اور کئی پل بنوائے۔ وہ اس کام میں بڑے ماہر تھے اور اپنی دیانت کی وجہ سے مقبول اور ہر دل عزیز تھے۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ ۱۹۲۳ء میں جب شدھی کی تحریک چلی تو وہ ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے دفتر کے آدمیوں میں تحریک کی کہ وہ بھی شدھی کے خلاف کوئی حصہ لیں غرضیکہ سات سو روپیہ جمع ہو گیا اور ایک مولوی صاحب کو اس کام لئے ملکانہ کے علاقہ میں بھیجا گیا مگر مولوی صاحب تکلیف کا مقابلہ نہ کر سکے اور چند دنوں کے بعد ہی جیسے گئے تھے ویسے ہی واپس آگئے اور نعمت اللہ صاحب کو بڑی مایوسی ہوئی۔ وہ کہتے تھے کہ انہی دنوں میں ایک احمدی ٹھیکیدار ان کے ماتحت کام کرتا تھا۔ بڑا مالدار تھا لیکن خواندہ نہ تھا۔ وہ حسرت سے یہ کہتا کہ کاش مجھے بھی علاقہ شدھی میں حضرت صاحب کوئی ڈیوٹی سپرد کر دیں۔ یہ بات اس احمدی ٹھیکیدار کو غمگین رکھتی۔ آخر ایک دن نعمت اللہ صاحب نے دیکھا کہ وہ ٹھیکیدار بڑا خوش ہے۔ بستر اور بائیسکل لئے سٹیشن پر موجود ہے اور شدھی کے علاقہ میں جا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ خدا کا شکر ہے حضرت صاحب نے مجھے ڈیوٹی دے دی ہے کہ میں علاقہ ملکانہ میں دیہہ بہ دیہہ (کارکنوں) کی ڈاک تقسیم کیا کروں۔ اس لئے میں نے بائیسکل ساتھ لیا ہے۔ میرے نصیب جاگ اٹھے ہیں۔ [illegible] وہ ٹھیکیدار روانہ ہو گیا۔ نعمت اللہ صاحب [illegible] تھے کہ ایک طرف میں نے دیکھا کہ (ہمارا آدمی) کافی روپیہ لے کر بھی دعوت الی اللہ نہ کر سکے اور دوسری طرف یہ احمدی باوجود مالدار ہونے کے ذوق و شوق سے اس غدمت کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ پس میں نے بیعت کر لی۔ غرضیکہ عمل سے بھی (تربیت) ہوتی ہے اور دلوں میں گھر کر لیتی ہے۔

"احمدیہ ہوسٹل لاہور کی پرانی دلکش یادیں"

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربوں کا تازہ حملہ بیہاج پر

سربرے نیکا اور زیپا کے محفوظ قرار دیئے گئے علاقوں پر جارحیت کرنے کے بعد اب سربوں نے اپنی تازہ جارحیت کا رخ مسلم علاقے بیہاج کی طرف کر دیا ہے۔ بیہاج کو بھی اقوام متحدہ کی طرف سے محفوظ علاقہ قرار دیا گیا ہے۔ بیہاج میں مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ ۶۰ ہزار ہے اور مقامی آبادی اس کے علاوہ ہے۔ یہاں پر سربرے نیکا کی طرح اقوام متحدہ کی فوج حفاظت کے لئے موجود ہے۔ لیکن یہاں پر فرق یہ ہے کہ اس علاقے کی حفاظت کے لئے بوسنیا کے مسلمانوں کی فوج بھی موجود ہے۔ اور اسی لئے کہا جا رہا ہے کہ سربوں کے لئے بیہاج تر نوالہ ثابت نہیں ہوگا۔

سربوں نے بیہاج کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے اور طریق سابق کے مطابق اس شہر پر بھی گولہ باری کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ماضی میں بھی سربوں نے ایک بار بیہاج پر حملہ کیا تھا جس کو بوسنیا کی فوج نے جان پر کھیل کر بچا لیا تھا۔ اس وقت بھی سربوں کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

سربوں نے سربرے نیکا اور زیپا میں مسلمانوں پر حملہ کر کے ان پر ظلم وستم کا جو بازار گرم کیا ہے عالمی ذرائع ابلاغ روزانہ اس کی دردناک تفاصیل بیان کر رہے ہیں۔ سربوں نے ماضی کی طرح حملہ آور ہونے کے بعد عورتوں کی بے حرمتی کا سلسلہ بھی شروع کر دیا ہے۔ اگر کوئی شخص سربوں سے بین الاقوامی قوانین کی پاسداری کی توقع کرتا ہے تو یہ بڑی خوش فہمی ہو گی۔ سربوں نے حالیہ تاریخ میں دنیا بھر کے اصولوں اور قواعد کو جس طرح پامال کیا ہے۔ شہریوں عورتوں بچوں پر مظالم کا جو سلسلہ روا رکھا ہے اس کی مثال تاریخ میں کم ہی ملے گی۔

نہ صرف یہ کہ سربوں نے مسلمہ بین الاقوامی قواعد کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی ہے بلکہ عالمی طاقتوں کو بھی پے در پے اس طرح زچ کیا ہے جو عالمی سطح پر ایک حیران امر ہے۔ یورپی ممالک کی افواج اقوام متحدہ کے بینر تلے شدید ذلت کا نشانہ بن رہی ہیں مگر اب بھی یورپی ممالک سربوں کو سبق سکھانے کی کوشش نہیں کر رہے۔ سربوں کے سربرے نیکا اور زیپا پر حملوں کے بعد فرانس نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ سربوں پر ایک سخت فوجی حملہ کر کے ان کو روکا جائے۔ مگر یورپی ممالک اس پر آمادہ نہیں ہیں۔ روس تو واضح طور پر سربوں کا طرفدار ہے۔ وہ تو سربوں کے خلاف کسی فوجی کارروائی کے حق میں نہیں ہے۔ لیکن حیرت تو دیگر یورپی ممالک پر ہے جو بوسنین مسلمانوں کے ہاتھ باندھے رکھنے پر بھی مصر ہیں اور خود بھی کوئی قابل ذکر کردار ادا نہیں کر رہے۔

امریکہ کی سینٹ میں قائد ایوان مسٹر باب ڈول کی طرف سے ایک قرار داد پیش کی گئی ہے جس میں بوسنیا پر سے ہتھیاروں کی فراہمی کی پابندی ختم کرنے کو کہا گیا ہے۔ امریکہ کی طرف سے بوسنیا کے مسلمانوں کی حمایت کا ابھی تک کوئی ٹھوس فائدہ برآمد نہیں ہوا۔

امریکہ اور برطانیہ کے سفارتی حلقوں میں بھی زبردست سرگرمیاں دیکھنے میں آرہی ہیں لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات ہے۔

○○○

مادام آنگ سان سوئی کائی

برما کی ہردل عزیز عوامی لیڈر مادام آنگ سان سوئی نے رہائی کے بعد پہلی بار ایک پبلک تقریب میں شرکت کی۔ وہ اپنے والد اور دیگر شہداء کی قبروں پر گئیں جنہوں نے آزادی کی جنگ میں اپنی جان قربان کر دی تھی۔ اس موقع پر ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کی بھاری تعداد ان کی آمد کو ریکارڈ کرنے اور تصاویر لینے کے لئے موجود تھی۔ مادام آنگ سان سوئی نے اپنے گھر میں عوام کے ایک ہجوم سے بھی خطاب کیا جو ان کی رہائی کے بعد ان کے گھر کے باہر جمع ہو گیا تھا۔

مادام سوئی نے ۶ سال قبل ملک کے عام انتخابات میں کامیابی حاصل کی تھی اور وہ فوجی حکومت کے خلاف شدید پر تشدد ہنگاموں میں بھی ملوث رہیں۔ ان کو گرفتار کر لیا گیا اور بغیر مقدمہ چلائے ۶۔ سال تک نظر بند رکھا گیا۔ اب جبکہ ان کو رہا کیا گیا ہے تو وہ بظاہر سرگرم اپوزیشن لیڈر کا کردار ادا کرنے کو ایک بار پھر تیار ہیں۔ لیکن اس دفعہ ان کا رویہ بہت محتاط اور معتدل ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تین عشروں سے مسلط فوجی قیادت کے ساتھ بات چیت کر کے ہی مسائل کا کوئی حل نکالا جائے گا۔ فوجی قیادت کے ساتھ ان کا بات چیت پر آمادہ ہونا ان کے طرز فکر میں تبدیلی کی واضح علامت ہے۔ ان کی قید کے دوران فوجی حکومت نے کئی بار چاہا کہ ان کو جلا وطن کر دیا جائے۔ مگر انہوں نے ایسی رہائی قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اب وہ فوجی حکومت کے خلاف کسی فوری سرگرمی کے حق میں دکھائی نہیں دیتیں۔

انہوں نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میں پہلے اپنے ساتھیوں سے ملنا چاہتی ہوں اور اپنے دوستوں کو جمع کرنا چاہتی ہوں۔ میں برما کے حالات کا زیادہ گہری نظر سے مطالعہ کر کے عوام کو درپیش مسائل کے حل کے بارے میں کوئی رائے قائم کروں گی۔

انہوں نے کہا کہ آج برما کا سب سے اہم مسئلہ

باقی صفحہ 7 پر

گلدستہ - !

لجنہ اماء اللہ کراچی کی شائع شدہ کتاب گلدستہ جو دس سال سے تیرہ سال تک کی عمر کے بچوں کا نصاب ہے۔ میں مزید لکھا ہے:۔

بچہ۔ پھر آپؐ نے کام جاری رکھنے کی کیا ترکیب کی۔؟

ماں۔ آپ نے شہر سے ذرا فاصلے پر کوہ صفا کے قریب ارقم بن ارقم کے گھر کو مرکز بنا لیا جو اسلامی تاریخ میں دار ارقم اور دارالسلام کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں مسلمان تین سال تک عبادت کرتے رہے اور نئے آنے والوں کی تربیت کرتے رہے۔ اس مرکز میں حضرت عبداللہؓ بن مکتوم، حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور حضرت زیدؓ بن الخطاب ایمان لائے۔

بچہ۔ اور حضرت عمر فاروقؓ بھی یہیں آکر مسلمان ہوئے تھے۔

ماں۔ جی۔ وہ اس مرکز پر آکر ایمان لانے والے آخری شخص تھے۔

بچہ۔ مسلمانوں کی مخالفت کا کیا حال تھا؟

ماں۔ وہ تو اسلام کے پھیلنے کے ساتھ دن بدن بڑھ رہی تھی۔ کمزوروں کا حال سب سے خراب تھا۔ ابو جہل نے اپنی لونڈی حضرت زنیرہؓ کو اتنا مارا کہ آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ حضرت بلالؓ کو ان کا آقا تپتی ریت پر لٹاتا۔ سینے پر پتھر رکھ دیتا۔ ان کی ٹانگ میں رسی باندھ کر آوارہ لڑکوں کے حوالے کر دیتا جو انہیں مکہ کی پتھریلی زمین پر گھسیٹتے رہتے۔ اور ان کی کھال ادھڑ جاتی۔ گوشت اکھڑ جاتا۔ حضرت خبابؓ کو ظالم ان کی بھٹی سے انگارے نکال کر اس پر لٹا دیتے اور سینے پر سوار ہو جاتے۔ تاکہ کروٹ نہ بدل سکیں۔ جسم کی چربی پگھل کر آگ کو ٹھنڈا کر دیتی۔ حضرت یاسرؓ کے خاندان کو اتنا دکھ دیا کہ ان کے بیٹے حضرت عامرؓ کے حواس بگڑ گئے۔ ان کی بیوی حضرت سمیعہؓ کو ابو جہل نے ان کی ران میں نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ اسی طرح ہر خاندان اپنے رشتہ داروں کو جو مسلمان ہو جاتے تکلیفیں پہنچاتا۔ کوئی چٹائی میں لپیٹ کر دھواں دیتا۔ تو کوئی بھوکا پیاسا رکھتا۔ کوئی زنجیروں سے باندھ کر اتنا مارتا کہ خون پھوٹ پڑتا۔ لیکن یہ جرأت مند اور خدا سے محبت کرنے والے خوش نصیب لوگ اپنے ایمان پر قائم رہتے۔

بچہ۔ رسول کریم ﷺ کے ساتھ بھی ظلم ہوتا تھا۔

ماں۔ دکھ تو آپؐ کو بھی دیتے تھے۔ گھر میں گندگی پھینک دیتے۔ راستے میں کانٹے بچھاتے۔ سر پر خاک ڈالتے۔ سجدے کی حالت میں کمر پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دیتے۔ گلے میں پٹہ ڈال کر گھونٹتے۔ پتھر مارتے۔ دھکے دیتے۔ مذاق اڑاتے۔ جب آپؐ خدا کا پیغام سناتے تو شور مچانے لگتے۔ پھر حضرت ابو طالب سے شکایت کی۔ پہلے تو کہا کہ ہم تمہارے بھتیجے سے تنگ آ گئے ہیں۔ یہ ہمارے بتوں کو برا بھلا کہتا ہے۔ تم اس کو روک لو۔ یا پھر ہم خود دیکھ لیں گے۔ اس طرح وہ آپ کو بنو ہاشم اور بنو مطلب کی حمایت سے الگ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن حضرت ابو طالب نے ان کی بات نہ مانی۔ دن بدن اسلام کو پھیلتا دیکھ کر انہوں نے ایک کوشش اور کی۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابو طالب سے کہا کہ محمد ﷺ سے کہو کہ اگر وہ امیر بننا چاہتا ہے تو ہم دولت جمع کر دیتے ہیں۔ سرداری چاہتا ہے تو ہم سب اس کو سردار مان لیتے ہیں۔ اگر خوبصورت عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے تو عرب کی حسین ترین لڑکی دیتے ہیں اگر بیمار ہے تو علاج کرواتے ہیں۔ لیکن اس کو روک لو کہ وہ ہمارے لوگوں کے دین کو اور بتوں کو برا کہنے سے باز آجائے۔ ورنہ اب ہم سب مل کر مقابلہ پر آجائیں گے۔

حضرت ابو طالب نے یہ بات آنحضرت ﷺ کو بتائی اور کہا کہ میں ساری قوم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ تم کو ہلاک کر دیں گے۔

بچہ۔ میں بتاتا ہوں کہ آپؐ نے کیا جواب دیا۔ آپؐ نے جواب دیا کہ اگر یہ میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج بھی رکھ دیں تو میں اس کام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ ابو طالب نے کہا۔ آپ اپنا کام جاری رکھیں۔ میں خود دیکھ لوں گا۔ اور آپؐ خدا کا پیغام پہنچانے میں مصروف رہے۔

ماں:۔ پھر کچھ عرصہ بعد ایک اور ترکیب لائے۔ کہ ابو طالب تم اپنا بھتیجا ہمیں دے دو۔ ہم ایک خوبصورت دلیر۔ جوان۔ عمارۃ بن ولید تم کو دیتے ہیں۔ کہ ساری زندگی تمہاری خدمت کرے گا۔ تم اس کو بیٹا بنا لو اور محمد ﷺ ہمیں دے دو۔

بچہ۔ واہ۔ محمد ﷺ ہمیں دے دو۔ تاکہ وہ انہیں ماریں پیٹیں اور ان کے بیٹے کو حضرت ابو طالب کھلائیں پلائیں۔ عیش کرائیں۔

ماں۔ حضرت ابو طالب نے یہی جواب دیا۔ اس پر سارے سردار جن میں ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، عتبہ بن ربیعہ، عمرو بن ہشام (ابو جہل) اور ابو سفیان شامل تھے۔ بھڑک اٹھے کہ تم تو کوئی بات بھی نہیں مانتے۔ اب ہم خود ہی دیکھ لیں گے۔ انہوں نے اپنے اپنے قبیلہ کے مسلمانوں پر ظلم کی حد کر دی۔ کہ یہ تنگ آکر محمد ﷺ کا ساتھ چھوڑ دیں۔ ادھر حضرت ابو طالب نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو بلا کر سارا ماجرا سنایا۔ یہ سب آپ ﷺ کی حفاظت اور مدد پر آمادہ تھے۔ سوائے بدنصیب چچا ابو لہب کے جو ہمیشہ ہی کفار مکہ کا ساتھ دیتا رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 5

کے عنوان سے بہت ہی دلچسپ ایمان افروز واقعات بیان فرمائے ہیں۔ ایک غیر معمولی چندے کی تحریک جس کے لئے قادیان سے ایک وفد حضرت حافظ روشن علی صاحب کی قیادت میں لاہور گیا تھا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"........ دوستوں نے وعدے لکھوانے شروع کئے جو ایک ہفتے کے اندر اندر ادا ہونے تھے۔ خاکسار نے بطور سیکرٹری احمدیہ کالجیٹ ایسوسی ایشن چند دوستوں سے مشورہ کرنا چاہا کہ ہم کیا رقم پیش کر دیں۔ میرا خیال پانچ سو روپیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے پیش کرنے کا تھا کہ اتنے میں امیر صاحب (حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب) کی آواز آئی کہ کیا مشورہ کر رہے ہو۔ مسلم لیگ نے لاہور کے کالجوں کے مسلمان طلبہ سے دو ہزار روپیہ چندہ مانگا ہے۔ میں احمدی طلبہ سے دو ہزار روپیہ طلب کرتا ہوں۔ پس ہم خاموش ہو گئے لیکن اس ارشاد کی تعمیل میں فوراً چندہ فراہم کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔ ہر طالب علم نے انتہائی ایثار کا نمونہ دکھایا۔ جو کچھ جس کے پاس تھا اس نے دے دیا نتیجہ یہ تھا کہ دو ہزار سے اوپر رقم جمع ہو گئی اور کل اٹھارہ ہزار روپیہ وصول ہو کر وفد کامیابی سے واپس ہوا"

ان دلکش یادوں میں آپ نے وہ واقعہ بھی بیان کیا ہے جب ایک ہنگامی جماعتی ضرورت کے لئے احمدیہ ہوسٹل کے نوجوانوں کو فوری طور پر قادیان طلب کیا گیا۔ بعض طلبہ اپنے سالانہ امتحان نظر انداز کر کے اس مہم میں شامل ہوئے۔ حضرت شیخ صاحب لکھتے ہیں۔

رات کے نو بجے کی گاڑی پر ہم سب طلبہ پہنچ گئے اور امیر صاحب (حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب) خود ہمارے ساتھ روانہ ہوئے۔ رات کے ساڑھے بارہ بجے گاڑی بٹالہ اسٹیشن پر پہنچی ہم میں سے بعض طلبہ نے ادھر ادھر جا کر یکوں کو تلاش کرنا چاہا اتنے میں کسی نے بتایا کہ امیر صاحب پیدل ایک فرلانگ آگے نکل گئے ہیں۔ اس پر سب طلبہ پیدل چل پڑے اور بڑی تیز قدمی سے امیر صاحب آگے اور باقی دوست ان کے پیچھے چلے جا رہے تھے۔ جو طلبہ بھاری بر کم تھے انہیں چلنا مشکل تھا۔ بعض کو ہم نے کندھوں پر اٹھا کر چلنا شروع کیا ہنسی خوشی یہ تیرہ میل کا کچا رستہ طے ہوا اور صبح چار بجے کے قریب ہم قادیان پہنچ گئے اور یکہ بھی قریباً اسی وقت میں پہنچتا ہے۔" اس سفر میں واپسی کے وقت یکہ الٹ جانے کی وجہ سے آپ کے کندھے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ بہت کرب کی حالت میں بمشکل لاہور پہنچایا گیا۔ طول طویل علاج اور محترم امیر صاحب کی ذاتی توجہ اور ہمدردی کے واقعات ذکر کرنے کے بعد حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں۔

(اس سفر میں شامل ہونے والے) ہر ایک دوست پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل فرمائے۔ انہیں دینی اور دنیوی ترقی عطا فرمائی۔ جس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ظاہر و باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ذرہ نواز ہے اور ہم سب اسی کے در کے سوالی ہیں۔

یاد ایا میکہ باہم آشنا بودیم
ہم خیال و ہم صفیر و ہم نوا بودیم

○○○

بقیہ صفحہ 6

بڑھتا ہوا افراط زر ہے۔ جس کے نتیجہ میں عوام کا معیار زندگی گر گیا ہے اور عام آدمی کے مسائل میں اضافہ ہو گیا ہے۔

مادام آنگ سوئی کا انداز بتاتا ہے کہ وہ ملک میں فوجی طاقت سے کوئی محاذ آرائی نہیں چاہتیں اور وہ پھونک پھونک کر قدم اٹھانا چاہتی ہیں ماضی کی نسبت مادام آنگ سوئی لہجہ تبدیل ہو چکا ہے۔ ان کے مستقبل کے طرز عمل کے بارے میں کوئی قطعی رائے قائم کرنا ابھی مشکل ہے۔

مادام آنگ سوئی کو قید کے دوران امن کا نوبل پرائز بھی دیا گیا تھا۔ جو ان کی قید کی وجہ سے ان کے بیٹوں نے وصول کیا تھا۔ فوجی حکومت نے اس پرائز کی وصول کے لئے ان کو پیرول پر رہا کرنے پر بھی انکار کر دیا تھا۔

برما میں عرصہ تیس سال سے فوجی حکومت قائم ہے اور فوج ملک کی ایک مضبوط طاقت شمار ہوتی ہے اور فوجی حکومت نے ایسا کوئی عندیہ نہیں دیا کہ وہ ڈکٹیٹر شپ ختم کر کے عوامی نمائندوں کو اقتدار منتقل کرے گی۔ اس صورت حال میں مادام آنگ سوئی کو سخت مراحل درپیش ہوں گے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

اس دعا میں مشغول رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیڈروں کی رہنمائی فرمائے میری خواہش ہے کہ تمام مسلمان بلکہ درحقیقت تمام مذاہب کے پیروکار اس دعا میں ہمارے ساتھ شامل ہوں۔

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ احمدیہ مشن کے ممبر جمعرات ۲۳۔ مئی کو روزہ رکھیں گے۔ یاد رہے اس دن یہ کانفرنس شروع ہوگی۔

دی زوتھ

1957ء - 7 - 17

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا عبد الرشید صاحب دار الیمن غربی ربوہ کی بہو فوزیہ روبینہ صاحبہ کا ساحل ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر والی محمد صاحب نے اپنڈیکس کا آپریشن کیا ہے۔ کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ نصرت جہاں

انٹر کالج ربوہ

○ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں گیارھویں کلاس میں پری میڈیکل پری انجینئرنگ وریاضی۔ شماریات۔ اکنامکس کے مضامین میں داخلہ 25 جولائی تا 15 اگست 1995ء بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں داخلہ کے خواہشمند طلباء فارم داخلہ کے ساتھ میٹرک کے سرٹیفکیٹ کی نقل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ کی نقل بھی فوری طور پر دفتر میں جمع کروادیں۔

نیز فیصل آباد بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے میٹرک پاس کرنے والے طلباء کو بورڈ مائیگریشن سرٹیفکیٹ بھی مہیا کرنا ہو گا۔

داخلہ فارم وصول کرنے کی آخری تاریخ 5۔ اگست 1995ء ہے۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس کے لئے دفتر سے رابطہ کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ ساجدہ کریم صاحبہ بابت ترکہ عبد الکریم صاحب)

ورثاء مکرم عبد الکریم صاحب نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم عبد الکریم صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب ساکن دار الصدر ربوہ. قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر۱۹/ ۴۷ محلہ دار النصر ربوہ برقبہ دس مرلے الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ پلاٹ محترمہ ساجدہ کریم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔

دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترمہ فہمیدہ کریم صاحبہ (بیٹی)
۳۔ مکرم عبد الولی صاحب (بیٹا)
۴۔ محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۵۔ محترمہ محمودہ کریم صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ (بیٹی)
۷۔ محترمہ عابدہ کریم صاحبہ (بیٹی)
۸۔ ساجدہ کریم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

زندگی ہوتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک شخص کو کلوروفارم سنگھا دی جائے کیا اس کے متعلق کہیں گے کہ وہ اطمینان کی حالت میں ہے۔ یا ایک شخص افیون کھاتا ہو اور اس کی پینک میں ہو۔ ایک شراب نوش کو شراب نے مدہوش کر رکھا ہو۔ اس کو اطمینان کی زندگی کہا جائے گا۔ نہیں۔ بلکہ ان کی زندگی کو جہالت اور ناواقفیت اور بے خبری کی زندگی کہیں گے۔

پس آرام کی زندگی وہ زندگی ہے جو اصلی مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد میں گزرتی ہے۔ اور وہ آرام کی زندگی ہے۔ جس میں انسان مدعا کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ جو لوگ دین کے لئے کوشش کرتے ہیں اور اپنے مقصد کے قریب ہوتے جاتے ہیں وہ بھی آرام میں ہیں۔ اور جو دنیا کے لئے کوشش کرتے ہیں اور اپنے مقصد کے قریب ہوتے ہیں۔ وہ بھی آرام کی زندگی میں ہیں۔ مگر جو لوگ دین و دنیا دونوں کے متعلق کوشش سے دست بردار ہوتے اور محنت سے جی چراتے ہیں وہ آرام میں نہیں ہوتے ان کی مثال تو اس کبوتر کی ہے۔ جو بلی کو آتا دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ کہ یہ بھی تکالیف اور محنتوں سے بچ کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ دنیا میں تکالیف تو ہوتی ہی ہیں۔ کہیں رشتہ داروں کی تکالیف ہیں کہیں ذاتی تکالیف ہیں بیماریاں ہیں۔ کہیں اپنی پوزیشن کے قائم کرنے کا خیال ہوتا ہے۔ ان سب کے لئے محنت و تفکرات کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن نادان چاہتے ہیں کہ ان سے بچ جائیں۔ حالانکہ ہر ایک خوشی محنت کے بعد ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ دنیاوی معاملات میں بھی اور دینی معاملات میں بھی موت تک یہی سلسلہ رہتا ہے۔

(از خطبہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۱۹ء)

احمد برادرز

• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے

شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: 451030 / 424994

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23- جولائی-1995ء
درجہ حرارت کم ازکم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ اگر مذاکرات ناکام ہوئے تو تحریک چلائیں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مسلم لیگ (ن) اے این پی اور ہمارے سامنے حکومت نہیں ٹھہر سکے گی۔ مذاکرات کو کامیاب کرنے کے لئے حکومت کو ایم کیو ایم کا وجود تسلیم کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں نفسیاتی دباؤ میں رکھنے کے لئے کراچی میں کارروائیاں تیز کر دی گئی ہیں انہوں نے کہا کہ اب مذاکرات میں مثبت پیش رفت کا آغاز ہو گیا ہے۔ جلد اچھے نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے۔ ہماری طرف سے پیش کردہ نئی تجاویز قیام امن کے سلسلے میں اہم کڑی ہیں۔ الطاف حسین کی ہدایت ہے کہ مذاکرات کی کامیابی کے لئے بھرپور کوشش کی جائے۔ انہوں نے کہا صدر اور وزیر اعظم سے بھی ہمارا ملاقات کرنے کا ارادہ ہے۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ نواز شریف پنجاب اور سرحد میں دوبارہ اقتدار حاصل کرنے کے لئے الطاف اور اے این پی کو استعمال کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ الطاف حسین لوگوں کو امن اور چین سے جینے دیں۔ انہوں نے بتایا کہ انٹرپول ایم کیو ایم کے قائد کی گرفتاری اور پاکستان واپسی کے لئے حکومت پاکستان کے جاری کردہ وارنٹ پر کارروائی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کے گرفتار شدگان کے خلاف کیس واپس نہیں لئے جائیں گے۔

○ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ میں اپنے موقف سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ میں پاکستان ضرور آؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت سے مل کر کام کرنے کو تیار ہیں۔ ماضی میں پیپلز پارٹی نے مطالبات تسلیم کرنے کے باوجود عمل درآمد نہ کیا۔ نواز شریف حکومت کے ساتھ بھی مذاکرات کا تلخ تجربہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جدوجہد ملک نہیں بلکہ انتظامیہ اور سیکیورٹی فورسز کے خلاف ہے۔

○ امکان ہے کہ پاکستان ریلوے ۳۰- ارب روپے کی لاگت سے لاہور کراچی کے درمیان بلٹ ٹرین چلائے گی۔ وزیر اعظم کو اس بارے میں رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

○ کراچی میں دہشت گردی کی وارداتوں میں کل پانچ ہزار دہشت گرد ملوث ہیں ان میں سے دو ہزار کی شناخت ہو گئی ہے۔ بیشتر بھارت کے تربیت یافتہ ہیں ان میں سے اب تک چھ سو گرفتار ہو چکے ہیں۔

○ لاڑکانہ سے اغوا ہونے والے پی آئی اے کے ملازمین کو ۹۵ دن گزرنے کے بعد بھی بازیاب نہیں کروایا جاسکا۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین کو برطانیہ میں سیاسی پناہ مل گئی ہے ان کے خلاف حکومت پاکستان کی درخواست پر برطانوی سفارت خانے نے رپورٹ دی کہ یہاں سیاسی مخالفین پر سنگین مقدمے قائم کرنے کی روایت ہے اس لئے اس پر کارروائی نہ کی جائے۔

○ اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے رابطہ گروپ نے اعلان کیا ہے کہ اسلامی ممالک بوسنیا پر اسلحہ کی پابندی کا مزید احترام نہیں کریں گے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اگر اقوام متحدہ بوسنیا میں موجود افواج کو واپس بلاتی ہے تو اسلامی ملکوں کے دستے وہیں مقیم رہیں گے اور بوسنیا کی مسلم افواج کے شانہ بشانہ لڑیں گے۔

○ نیٹو نے سربوں پر فضائی حملوں کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ امریکہ نے فیصلہ کن اقدام کرنے کا اعلان کر دیا۔ سریع الحرکت فوج استعمال کی جائے گی۔

○ کرکٹ کے ہیرو عمران خان اپنی غیر ملکی اہلیہ کے ہمراہ لاہور پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ان کی اہلیہ کو حفاظتی اقدامات کے پیش نظر علیحدہ طور پر ان کے گھر پہنچا دیا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی کے آپریشن میں جنرل آصف نواز نے مجھے اعتماد میں لئے بغیر اپنے مینڈیٹ سے تجاوز کیا تھا۔ اب معاملہ سیاست سے اوپر جاچکا ہے۔ وزیر اعظم کی یہ سوچ تباہ کن ہے کہ مسئلہ چند تھانوں تک محدود ہے۔ حکمران جماعت اپوزیشن کا مینڈیٹ تسلیم کر لے تو یہ مسائل پیدا ہی نہ ہوں انہوں نے کہا کہ میرے دور میں فوجی آپریشن ڈاکوؤں رہزنوں اور اغوا برائے تاوان والوں کے خلاف تھا۔ جنرل آصف نواز نے ایم کیو ایم کی طرف موڑ دیا۔

○ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر نہیں بنا۔ مالاکنڈ میں سازش ہو رہی ہے۔ ہم پہلے پاکستانی ہیں پھر مسلمان، عیسائی یا کچھ اور انہوں نے کہا کہ "ملا" اسلام کے نام پر ملک کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔

○ کنٹرول لائن پر میزائلوں اور راکٹوں کی بارش کے ذریعے بھارتی فوج نے چوتھا حملہ کیا ہے۔ بھارتی فوج نے ۲۴ گھنٹوں میں مجموعی طور پر ۲۵ راکٹ داغے ۲۱- راکٹ مدار پور اور پتریوٹ میں جبکہ ۴ راکٹ ۱۵ کلومیٹر دور ہجیرہ کے گاؤں میں آگرے۔ تاہم کسی جانی و مالی نقصان کی ابھی تک اطلاع نہیں ملی۔

○ بوسنیا کے بارے میں اردن میں امدادی مہم میں اسرائیلی وزیر اعظم نے بھی ۳ ہزار ڈالر کا عطیہ دیا۔ اردن میں بوسنیا کے مسلمانوں کے لئے

○ یونائیٹڈ نیشنل الائنس کی سپریم کونسل نے اپنے اس موقف کا اظہار کیا ہے کہ اگر حکومت نے ایم کیو ایم کے ساتھ علیحدہ صوبہ اور قومیت کے سوال پر مذاکرات کے لئے سندھی قوم کے سیاسی و معاشی حقوق پر کوئی سودا بازی کی تو ہم سندھ کی آزادی کا مطالبہ کریں گے۔

ملک گیر یکجہتی کی مہم چلائی گئی۔ ایک دن میں ۷۰ لاکھ ڈالر جمع ہوئے۔ سعودی عرب میں بھی ایسی ہی مہم چلائی گئی جس میں ۸۲ کروڑ ریال جمع ہو گئے۔ حرمین شریفین اور دیگر مساجد میں بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کے لئے دعائیں کی گئیں۔ مفتی اعظم نے مسلم امہ سے کہا ہے کہ بوسنیائی مسلمانوں کی اسلحہ مال اور دعا سے ہر ممکن مدد کرے۔

○ لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ فیض علی چشتی نے کہا ہے کہ ۴ اور ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب مجھے ضیاء الحق نے بھٹو خاندان کو ختم کرنے کا حکم دیا تھا۔ لیکن میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ میری بھٹو خاندان سے کوئی ذاتی دشمنی نہ تھی۔

○ کراچی میں ناظم آباد میں بھی آپریشن کیا گیا۔ گھر گھر تلاشی لی گئی۔ ۳۰ سے زیادہ بکتر بند گاڑیوں اور موبائلوں پر سوار بھاری نفری نے علی الصبح ناظم آباد دو اور تین سے لے کر جہانگیر آباد تک کا علاقہ گھیرے میں لے لیا۔ محصور علاقے میں آمدورفت پر پابندی لگا دی گئی۔ لوگوں کو کہا گیا کہ وہ گھروں میں رہیں۔ یہ محاصرہ دو روز بھی جاری رہ سکتا ہے۔ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ بعض گھروں سے اسلحہ بھی برآمد ہوا۔

○ زرعی ٹیکس کے نفاذ کے سلسلے میں جاگیردار سیاستدانوں نے صدر کی بات مسترد کر دی ہے۔

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 34134

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر : میاں حنیف احمد کامران
فون : دوکان : 649 گھر : 212300

اسلام آباد، لاہور، کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
ویڈرائج پلازا ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون : 291578
291579

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ٥ دیانت
مکانات - پلاٹ - دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 212379

حبوب مفید اطفال ۲۵/-، ۷۵/-	اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/-	تریاق معدہ ۱۵/-، ۲۵/-	روشن کاجل ۶/-	سرمہ جواہر ۱۰/-

ناصر دواخانہ ربوہ
فون 04524-211[illegible]